چار سال یونیورسٹی میں رہائش رکھنی ہو تو کیا وہ وطن اصلی بن جائے گی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

سوال یہ پوچھنا تھا کہ میں یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہوں اور میرا گھر یونیورسٹی سے تقریبا 120 کلومیٹر دور ہے تو میں اگر 15 دن سے زیادہ یونیورسٹی میں رہوں گا، تو ادھر پوری نماز ادا کروں گا اور اگر 15 دن سے کم رہوں گا تو قصر۔ اچھا سوال یہ پوچھنا تھا کہ اب چار سال ادھر یونیورسٹی میں ہی رہوں گا، چار سال کی ڈگری ہے تو اب یہ میرا آبائی گھر تو نہیں بن جائے گا؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر میں اپنی یونیورسٹی سے آگے کسی جگہ سفر کروں تو سفر شرعی کا اعتبار یونیورسٹی سے کیا جائے گا یا اپنے آبائی گھر سے اور نماز کے کیا احکام ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ سوالات کے حوالے سے عرض یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں صرف چار سال کے لیے یونیورسٹی میں رہنے کی صورت میں یونیورسٹی آپ کا وطن اصلی نہیں بنے گی، کیونکہ دوسری جگہ وطن اصلی تب بنتا ہے، جب مستقل وہیں رہنے کی نیت ہو۔ لہذا جب شرعی مسافت کی مدت طے کر کے یونیورسٹی میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، تو قصر کی جائے گی، اور جب پندرہ دن رہنے کی نیت ہوگی، تو پوری نماز پڑھنی ہوگی، نیز جس صورت میں آپ کے لیے یونیورسٹی وطن اقامت ہوگی تو اس صورت میں وہاں سے اگلے سفر میں یونیورسٹی کا اعتبار کیا جائے گا، آپ کے آبائی گاؤں کا اعتبار نہیں ہوگا، لہذا اگر اگلا سفر یونیورسٹی سے کم از کم 92 کلومیٹر کا ہوگا تو نماز قصر ہوگی، ورنہ پوری پڑھی جائے گی۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(الوطن الأصلي يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما (لا غير و) يبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي و) بإنشاء (السفر) والأصل أن الشيء يبطل بمثله، وبما فوقه لا بما دونه۔ ملخصاً“ یعنی وطن اصلی اپنے مثل وطن کے ذریعے باطل ہو جائے گا، جبکہ پہلی جگہ میں اس کے اہل و عیال باقی نہ رہیں، پس اگر پہلی جگہ اہل و عیال باقی ہوں، تو وطن باطل نہیں ہوگا، بلکہ دونوں جگہ پوری نماز پڑھے گا۔ اپنی مثل کے علاوہ کسی اور سے وطنِ اصلی باطل نہیں ہوتا اور وطن اقامت اپنی مثل سے، وطن اصلی سے اور

سفر کرنے سے باطل ہوجاتا ہے اور اصول ان میں یہ ہے کہ چیز اپنی مثل سے اور اپنے سے اوپر کی چیز سے باطل ہوتی ہے اپنے سے کم شے سے باطل نہیں ہوتی۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: "(قوله يبطل بمثله) سواء كان بينهما مسيرة سفر أولاً، ولا خلاف في ذلك كما في المحيط۔قهستاني، وقيد بقوله بمثله لأنه لو انتقل منه قاصدا غيره ثم بداله أن يتوطن في مكان آخر فمر بالأول أتم لأنه لم يتوطن غيره نهر" یعنی وطن اصلی اپنے مثل وطن کے ذریعے باطل ہوجائے گا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو اور اس مسئلے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، جیسا کہ محیط میں ہے قہستانی۔ ماتن نے "بمثلہ" کی قید لگائی، کیونکہ اگر کوئی دوسری جگہ جانے کے ارادے سے منتقل ہوا، پھر اس کے لیے ظاہر ہوا کہ وہ کسی اور جگہ وطن بنائے، پھر وہ پہلی جگہ سے گزرا تو پوری نماز پڑھے گا، کیونکہ اس نے ابھی اس کے علاوہ جگہ کو وطن نہیں بنایا۔ نہر الفائق۔ (تنویر الابصار و در مختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ 131، 132، دارالفکر، بیروت)

سیدی اعلی حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "جبکہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے نہ وہاں اس نے شادی کی نہ اسے اپنا وطن بنالیا یعنی یہ عزم نہ کرلیا کہ اب یہیں رہوں گا اور یہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا، بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بربنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے، تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ اگرچہ وہاں برائے چندے یا تا حاجت اقامت بعض یا کل اہل و عیال کو بھی لے جائے کہ بہر حال یہ قیام ایک وجہ خاص سے ہے نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں سفر سے آئے گا جب تک ۱۵ دن کی نیت نہ کرے گا قصر ہی پڑھے گا کہ وطن اقامت سفر کرنے سے باطل ہوجاتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ 271، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4383

تاریخ اجراء: 05جمادی الاولی1447ھ/28اکتوبر2025ء